بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۶ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ یکم صلح ۱۳۵۳ہش یکم جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

نزلہ کی کچھ تکلیف ہوگئی ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ، درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں کامیابی کیلئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۳۱ ماہ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

احمدیہ نصرت جہاں کلینک رکوپر کا سنگ بنیاد

فری ٹاؤن سے مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک رکوپر (سیرالیون) نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ احمدیہ نصرت جہاں کلینک کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد ۹ دسمبر ۱۹۷۳ء کو مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح امیر سیرالیون نے رکھا۔

اس تقریب میں وہاں کے ڈپٹی وزیر زراعت کے علاوہ ضلع کے چیف آفیسر اور معزز شہریوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر پانچ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کلینک کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اسکے ذریعہ ہمیں سرزمین بلال رضؓ کے باشندوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہو آمین۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

احمدی خواتین بڑی خوش نصیب ہیں کیونکہ انہیں عظیم بشارتیں دی گئی ہیں

ان بشارتوں سے حصہ لینے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی عظیم ذمہ داریوں کو ادا کریں!

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے پہلے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا گیارہ بجے دوپہر کو احمدی خواتین سے ایک اہم خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے قرآن مجید کی آیت ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (آل عمران) تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا:۔

اے میری خوش نصیب بہنو اور بچیو! اللہ تعالیٰ کا تم پر سلام ہو! میں نے جو تمہیں خوش نصیب اور خوش بخت کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا۔ جب سے کہ انسان کی طرف اللہ کی وحی نازل ہونا شروع ہوئی اُس وقت سے لیکر آج تک کسی قوم پر اتنی عظیم ذمہ داریاں عائد نہیں ہوئیں جتنی اُمت مسلمہ پر عائد ہوئی ہیں اور اُنکے نتیجہ میں کسی کو وہ عظیم بشارتیں بھی نہیں ملیں جو آپکو ملی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے انتم الاعلون کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے فرمایا انتم الاعلون کی شرط ان کنتم مؤمنین ہے یعنی تم تب ہر لحاظ سے کامیاب ہوگے جب تم ایمان کے تقاضے پورا کرنیوالے ہوگے۔ اللہ نے اس زمانہ میں اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدر کر دیا ہے یہ اس کا وعدہ ہے۔ تیرھویں صدی میں شیطان نے اسلام پر آخری ضرب لگائی۔ جب ظلمات اپنی انتہاء کو پہنچ گئے تب خدا تعالیٰ نے کہا کہ اے شیطان تم نے مجھ سے تیاری کی اجازت لی تھی۔ دنیا کے علوم تیری جھولی میں پڑ گئے۔ مختلف نظریات سیاسیات اور نئی نئی ایجادات ہوئیں۔ انتہائی مکر، فریب، دجل ہر چیز تمہیں ملی۔ لیکن اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سپہ سالار کو تیرے مقابلہ میں کھڑا کر دوں گا۔ وہ محمدؐ کے عاشق تیرے مقابلے میں آئیں گے اور فتح حاصل کریں گے۔

حضور نے فرمایا یہ بشارت اُمت محمدیہ کو ملی۔ اور اس کا حسین تر، غالب تر اور مؤثر ترین جلوہ آج کے زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ آپ نے سورۃ انفال کی ایک آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اسی طرح کرو جس طرح اس کی اطاعت کا حق ہے اور یہی ان کنتم مؤمنین کی بنیادی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کے معنے ہیں اللہ کو اپنے لئے ڈھال بنا لینا یعنی اپنی زندگی کو اس طرح سنوارنا کہ خدا کی پیار کی نگاہ تم پر پڑے۔ اگر تم تقوےٰ اختیار کرو گے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرنے والے بن جاؤ گے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یجعل لکم فرقانا۔ یعنی ایک تو تمہیں ایسا امتیاز ملے گا جو تمہیں غیر سے اور غیر کو تم سے جدا کر دے۔ اس دنیا میں دنیاداروں پر اللہ کی روحانی نعمتوں کا نزول نہیں ہوتا۔ دنیا انہیں مل جاتی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ان سے اللہ پیار کرے اور اس رنگ میں کرے کہ اپنے پیار کے جلوے دکھائے۔ دوسرا امتیاز یہ ہے کہ جو ایمان لایا۔ جس نے ایمان کی شرائط کو پورا کیا۔ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کیا۔ اسوۂ رسولؐ کو اپنایا۔ اُس نے اللہ کا پیار حاصل کیا۔ اس پر اللہ اسی دنیا میں روحانی برکت و فیوض اور غیر کے مقابلہ میں تسلسل کے ساتھ برکات کے نزول کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔

پھر تقویٰ کے نتیجے میں ایک انعام یہ بھی ہے کہ اگر واقعۃً تم اللہ کی راہ میں تقویٰ اختیار کرو گی تو اللہ تعالیٰ بشری کمزوریوں سے بھی تم کو محفوظ رکھے گا۔

حضور نے فرمایا کہ آج ہم جس موڑ پر کھڑے ہیں اس میں ہمیں آئندہ بہت سی قربانیاں دینی ہونگی۔ آپ سے بڑھ کر خوش قسمت عورتوں کا گروہ کوئی نہیں ہے کہ جن کے زمانہ میں اسلام کو اتنا عالمگیر غلبہ ملنے والا ہے جس کے بعد ساری ملتیں اور مذاہب مٹا دیئے جائیں گے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں اسلام کا آخری اور عالمگیر غلبہ مقدر ہے۔ اور جس میں ایک بے مایہ اور اقتدار سے محروم جماعت پر غلبۂ اسلام کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ ہم اپنے رب ذوالفضل العظیم سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہم غریبوں کو، اپنے فضل سے اس عظیم بشارت کا حامل بنائے اور وہ بشارت ہمارے لئے پوری ہو۔

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس اجلاس میں بیرونی نمائندگان میں سے صدر لجنہ اماء اللہ فجی اور صدر لجنہ ڈنمارک نے شرکت فرمائی۔

(مرتبہ نعیمہ سلہری)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ
مورخہ یکم ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

بے شمار فضلوں اور بے شمار رحمتوں کا نزول

الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمارا نہایت مقدس و بابرکت اکیاسی واں (۸۱) جلسہ سالانہ بے شمار فضلوں اور بے شمار رحمتوں کو اپنے جلو میں لئے آیا اور اس طرح ہمیں فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنانے اور نئے فضلوں نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا ایک نیا دروازہ کھول دینے کے بعد چلا گیا۔ کیا ہی مبارک تھا اس کا آنا کہ یہ جانے سے پہلے ہمیں دائمی فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کر گیا۔ نزولِ رحمتِ پروردگار کا وہ سماں اور وہ روزگار اب ان مادی آنکھوں کے سامنے نہیں ہے لیکن فضلِ ایزدی اور رحمتِ باری کی وہ بادِ بہاری جو اس کے آنے سے گلستانِ احمدیت میں جاری و ساری ہو کر روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کرنے کا موجب بنی وہ آج بھی جاری و ساری ہے اور اگلے جلسہ سالانہ تک جاری و ساری رہے گی۔ وہ ہر دن اور ہر روز ہمیں "نعمتِ بہاری" کا یہ مژدہ جانفزا سناتی رہے گی کہ ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی ؛ جو دعا کیجئے قبول ہے آج

وہ نعمتیں، وہ افضال اور وہ رحمتیں جن سے شمعِ احمدیت کا ہر پروانہ اور جامِ وصالِ ذاتِ ذوالجلال میں سرشار رہنے والا ہر مستانہ سال بھر اپنی اپنی جگہ متمتع اور فیضیاب ہو رہا ہوتا ہے جلسہ سالانہ پر لاکھوں پروانوں اور مستانوں کے شمعِ خلافت اور میخانۂ معرفت کے گرد آ جمع ہونے سے ایک ہی نقطۂ مرکزی پر بیک وقت آ جمع ہوئیں اور اس طرح سرشار روحوں اور ان پر نازل ہونے والی نعمتوں، فضلوں اور رحمتوں کے اس اجتماعِ عظیم سے خدائے رحمان و رحیم کے فیضِ عمیم کا وہ سماں بندھا کہ ہر فیضیاب اور ہر بہرہ اندوز بیخود ہوئے بغیر نہ رہا اور ہر نفسِ مطمئنہ حمد اور شکر کے جذبات سے مخمور ہو کر ہر لحظہ اور ہر آن فضلوں اور رحمتوں کے پیہم نزول کے وجد آفریں مشاہدہ پر خدائے منّان کی جناب میں زبانِ حال سے یہی کہتا اور عرض کرتا رہا ؎

تری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے ؛ تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے ؛ مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے
یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

وہ تمام وعدے جو خدا تعالیٰ نے آج سے اسی بیاسی سال پہلے جلسہ سالانہ کے ضمن میں کئے تھے ایک ایک کر کے امسال بھی پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورے ہوئے اور اس طرح ڈیڑھ لاکھ کے قریب عباد الرحمن کو فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور و معمور کرنے کا موجب بنے۔ خدا نے کہا تھا کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ چنانچہ مخلص و فدائی اور وفا شعار و جاں نثار احباب آئے اور اس کثرت سے اور ایسے والہانہ انداز میں آئے کہ شرکت کرنے والے خوش نصیبوں کی تعداد کے تمام سابقہ ریکارڈ مات ہو گئے۔ پھر حسبِ وعدۂ الٰہی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا وہ عالم دیکھنے میں آیا کہ موجودہ زمانہ جس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ امسال ان ایام میں غیر معمولی طور پر انتہائی شدید سردی، کرۂ زمہریر کی سرد و خنک اور سُن کر دینے والی ہوا اور آفتابِ عالمتاب کو سارا سارا دن زیرِ نقاب چھپائے رکھنے والی کہر اور دھند کی گہری اور دبیز تہ آنے والوں کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو سرد کرنے کا نہیں بلکہ اُسے فزوں سے فزوں تر کرنے کا موجب بنی۔ وہ آئے اور اپنے افرادِ خانہ حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے کونپلوں کی طرح نرم و نازک نونہالوں تک کو ساتھ لے کر آئے۔ ان کے پہاڑوں سے زیادہ مضبوط و مستحکم ایمان کی حرارت و حدت اور گرمائش و تپش انتہائی سرد موسم کی نامساعدت کو شکست پر شکست دیتی اور فروزاں سے فروزاں تر ہوتی چلی گئی۔ انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ کوئی مشکل اور صعوبت ان کے سدِّ راہ نہیں ہو سکتی۔

سچ یہ ہے کہ کون ہے جو آسمانی کشش کو روک سکے؟ اس کشش کو نہ موسم کی نامساعدت اور نہ کوئی اور صعوبت روک سکتی ہے، نہ پہاڑ اس کی راہ میں حائل ہو سکتے ہیں اور نہ سمندر، منزل نہ زادِ راہ کی قلت اور نہ بُعدِ مسافت۔ چنانچہ اس آسمانی کشش کے ماتحت سمندر پار کی ان قوموں کے نمائندے بھی جنہیں خدا نے اپنے وعدہ کی بموجب اس الٰہی جلسہ کے لئے تیار کیا ہے مشرق و مغرب سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ ان میں کالے بھی تھے اور گورے بھی، زرد بھی تھے اور گندم گوں بھی۔ یورپ کے مختلف ملکوں کے رہنے والے بھی تھے اور افریقہ کے مختلف علاقوں اور ملکوں کے باسی بھی۔ امریکہ کی مختلف ریاستوں کے شہری بھی تھے اور جنوب مشرقی ایشیا کے مختلف ملکوں اور جزائر میں بود و باش رکھنے والے بھی۔ الغرض مختلف زبانیں بولنے والے اور مختلف لباسوں میں ملبوس رہنے والے سب ہی اس آسمانی کشش کے زیرِ اثر پروانہ وار کھنچے چلے آئے۔ وہ کیوں نہ کھنچے چلے آتے جبکہ قدرِ مشترک کے طور پر وہ سب دولتِ ایمان سے مالا مال تھے۔ آسمانی آہن ربا کی دلربا کشش دلوں میں فولادی میخ کی طرح گڑے ہوئے ایمان پر کیوں اثر انداز نہ ہوتی۔ وہ اثر انداز ہوئی اور اس شان سے اثر انداز ہوئی کہ مشرق و مغرب میں سمندر پار رہنے والے ایسے قلوب کو ان کے نمائندوں کی وساطت سے مرکزِ سلسلہ میں کھینچ لائی۔ چودہ ملکوں کے تیس کے قریب نمائندے سمندروں کو پھاندتے اور فضاؤں کو چیرتے ہوئے آن موجود ہوئے۔ ابراہیمؑ ثانی کے ان پرندوں نے اس طرح دوڑتے ہوئے دیوانہ وار آ کر دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ وہ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا کے مصداق اور اپنی اس صفت میں منفرد طور پر مشتاق و شہرۂ آفاق ہیں۔

وہ صرف آئے ہی نہیں بلکہ انہوں نے گلستانِ احمدؑ میں پہنچ کر ایسے سرمدی نغمے الاپے کہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب جاں نثارانِ مسیح الزمانؑ ان کی دید اور ان کے نغموں کی شنید پر مسحور ہوئے اور سر دھنے بغیر نہ رہے۔ ہم اُن کے ان نغموں نیز جلسہ سالانہ پر پیہم نازل ہونے والے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں اور آئندہ کیلئے نئے فضلوں، نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کے کھلنے والے نئے دروازے کا تذکرہ سلسلہ وار ہدیۂ قارئین کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ یہ نغمے اور فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا یہ تذکرہ قسط وار ہدیۂ قارئین ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے"

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے اختتامی اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسبِ ذیل اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے:-

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں ؛ لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اُس دلستاں میں ؛ ہوئے بدنام ہم اس سے جہاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں ؛ نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

کروں کیونکر ادا میں شکرِ باری ؛ فدا ہو اُس کی راہ میں عمر ساری
مرے سر پر ہے منّت اُس کی بھاری ؛ چلی اس ہاتھ سے کشتی ہماری
مری بگڑی ہوئی اُس نے بنا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا ؛ تیرے در کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا ؛ مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا
کہ تیرا نام ہے غفّار و ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا ؛ کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اُس کو سہارا ؛ کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے ؛ تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے ؛ مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے
یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا ؛ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا ؛ صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مریمؑ کا مرقد کیوں خالی پایا گیا؟.....

خاتونِ مشرق کے نامعلوم حالاتِ زندگی

محترم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ - رستم پارک - نواں کوٹ - لاہور

"ڈیٹ لائن۔ ۱۹ نومبر۔ اٹلی کے ایک
ممتاز روزنامہ نے انکشاف کیا ہے
کہ ماہرین آثار قدیمہ نے بیت المقدس
میں گتسمنی کے باغ میں حضرت مریمؑ
کے مزار کی کھدائی کی اور ان کی قبر کو
کھول کر دیکھا اور اندر سے خالی پایا۔
اس دریافت سے عیسائیوں کے اس
عقیدہ کی تصدیق ہو گئی ہے کہ
حضرت مریمؑ کو آسمان کی طرف اٹھا
لیا گیا تھا۔"

(نوائے وقت۔ ۲۰ر نومبر سنہ ۷۳ء)

(۲)

حضرت مریمؑ کا مرقد خالی کیوں پایا گیا؟
اس کے لئے مذکورہ قبر کا تاریخی پس منظر بیان کرنا
ضروری ہے۔ اس بارہ میں پیٹر بام کی کتاب
"EARLY SITES OF CHRISTIANITY"
PETER BAMM کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو
پیٹر بام نے اپنی کتاب میں یروشلم والی قبر کا مفصل ذکر
کیا ہے۔ اسی طرح افسس کی قبر کا بھی بیان ہے
بالآخر حضرت مریمؑ کے انجام پر روشنی ڈالی گئی۔
پیٹر بام لکھتے ہیں:۔

"حضرت مریمؑ کی زندگی کے آخری
سالوں کے متعلق عیسائیوں میں دو
روایتیں ملتی ہیں۔ پہلی روایت یہ ہے
کہ واقعہ صلیب کے بعد، حضرت
مریمؑ وفات تک یروشلم میں اقامت
پذیر رہیں۔ انہوں نے یروشلم کو چھوڑا
نہیں۔ مریم ایک گھر میں سکونت رکھتی
تھیں جہاں حضرت مسیحؑ نے اپنے
شاگردوں کے ساتھ عشائے ربانی
کی آخری دعوت میں شرکت کی۔
روایت بتاتی ہے کہ حضرت مسیحؑ کے
صعود کے بارہ سال بعد تمام شاگردوں
کی موجودگی میں حضرت مریمؑ کی وفات
ہوئی۔ شاگردوں نے اپنے ہاتھوں سے
مریمؑ کو اسی قبر میں اتارا جو چٹان
کھود کر بنائی گئی۔ یہ جگہ یروشلم
میں گتسمنی کے باغ کے قریب واقع
تھی۔ حضرت مریم کی زندگی میں شاگرد
بھی یروشلم سے باہر نہیں نکلے۔ ان
کی وفات کے بعد یروشلم سے
نکل کر مختلف ممالک و امصار میں
پھیل گئے۔"

یہاں پہلی روایت ختم ہوتی ہے۔

(۳)

دوسری روایت کا ذکر کرتے ہوئے پیٹر بام
لکھتے ہیں:۔

"دوسری روایت یہ بتاتی ہے
کہ مریم یوحنا حواری کے ہمراہ
یروشلم کو چھوڑ کر ایشیائے
کوچک کے شہر افسس میں آ گئی
تھیں۔ افسس میں ان کی وفات
ہوئی۔ وہیں وہ مدفون ہیں۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"دونوں روایتیں یہ بتاتی ہیں کہ
وفات کے کچھ وقت بعد حضرت
مریمؑ روح و جسم سمیت آسمان
پر اٹھا لی گئیں۔"

ان روایات پر ناقدانہ نظر ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ درست ہے کہ یروشلم
والی روایت عقیدت و تقدس
کا درجہ رکھتی ہے لیکن پانچویں
صدی کے نصف آخر سے پہلے
اس روایت کو کوئی جانتا بھی نہ
تھا۔ اس امر کی کوئی شہادت
نہیں ملتی۔ کہ یہ روایت اس سے
قبل متداول و مشہور تھی۔
۳۲۵ عیسوی میں جبکہ ملکہ ہیلینا تشریف
لے گئیں بیت المقدس آئیں۔ ملکہ
نے مقامات مقدسہ پر گرجے تعمیر
کروائے۔ اس زمانہ کے مکمل حالات
ہمیں ملتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے
مدفن کی بازیابی کا ذکر بھی ہے
اگر نہیں ذکر تو "خدا کی ماں" کے
مقبرے کا ذکر نہیں ہے۔ اس
کے بعد جیروم اور ہیرونی مس
تھے۔ انہوں نے سارے مقامات
مقدسہ کے حالات بیان کئے لیکن
یروشلم میں قبر مریمؑ کا ذکر تک نہیں کیا
دوسری طرف افسس میں قرونِ اولیٰ
میں یوحنا حواری کی قبر لوگوں میں
مشہور و مقبول تھی۔ کبھی ایسا
نہیں ہوا کہ مریم کی قبر لوگوں نے
دیکھی ہو۔"

پیٹر بام کی تحقیق میں یہ دونوں روایتیں
ہر لحاظ سے ساقط الاعتبار ہیں۔ اس طرح
مذکورہ سوال کا جواب تسلی بخش طور پر مل جاتا
ہے۔ حضرت مریمؑ کی قبر یروشلم میں تھی ہی نہیں
مرقد اگر خالی پایا گیا تو تاریخ کے عین مطابق
ہے۔ عقیدے کی شکست اور تاریخ کی فتح ہے
اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مریمؑ کہاں فوت
ہوئیں اور ان کا انجام کیا ہوا؟
پیٹر بام اس موضوع پر بھی کسی حد تک
روشنی ڈالتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"ہمیں انجیل کے بیان سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریمؑ
اس وقت صلیب کے پاس کھڑی
تھیں جب صلیب پر سے حضرت
مسیحؑ نے اپنے پیارے شاگرد
یوحنا کو مخاطب ہو کر کہا۔
"دیکھو یہ ہے تمہاری ماں"
اس دن کے بعد یوحنا نے حضرت
مریم کو اپنی ماں بنا لیا اور اپنے گھر
لے آیا۔ صلیبی واقعہ پر کوئی زیادہ
عرصہ نہیں گزرا تھا کہ یروشلم میں
یہودیوں کی طرف سے اذیت
رسانی شروع ہو گئی۔ یوحنا کا
بھائی اس فتنہ میں شہید ہو گیا
پطرس کو قید خانہ میں ڈال دیا
گیا۔ ان حالات میں ضروری تھا
کہ یوحنا اپنی روحانی ماں کی حفاظت
کے لئے کوئی قدم اٹھاتا۔ ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا نے مریم
کے ہمراہ یروشلم کو خیرباد کہا۔
اس طرح اس مقدس امانت کی
حفاظت کا سامان کر دیا۔ جو
صلیب پر حضرت مسیحؑ نے اس
کے سپرد کی تھی۔"

(صفحہ ۱۱۰ و صفحہ ۱۱۱)

اسی کتاب میں پیٹر بام لکھتے ہیں:۔

"واقعہ صلیب کے چار سال بعد
یوحنا کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ ۳۷ء
سے لیکر ۴۸ عیسوی تک یوحنا
کے حالات پردۂ اخفا میں ہیں۔"

(صفحہ ۱۱۱)

معلوم ہوتا ہے کہ اسی دوران یوحنا حضرت مریمؑ
کو لے کر کہیں چلے گئے تھے۔

(۵)

مقدس ایپی فی نی اس نے چوتھی صدی
میں حضرت مریم کی ہجرت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ
اس پرانی روایت کا بھی ذکر کرتے ہیں:۔

"مریم یوحنا کے ہمراہ ایشیا میں
چلی گئیں۔"

(بک آف میری از ہنری دانیال۔ صفحہ ۱۳۵)

یہاں ایشیا سے مراد ایشیائے کوچک لے لیا گیا
نتیجۃً افسس میں مریم کے آنے کی روایت گھڑ لی گئی
حالانکہ ایشیا سے مراد یہاں پارتھیا تھا۔ جہاں
یوحنا حضرت مریم کو لے آئے۔ صلیب سے نجات
پاکر حضرت مسیحؑ بلاد شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے
ان کے حواری پارتھیا تک چھوڑنے آئے تھے۔
اعمال فلپ قرون اولیٰ کی ایک کتاب ہے
اس میں لکھا ہے:۔

"پطرس۔ دوسرے حواری اور
یوحنا یروشلم سے نکل کر پارتھیا میں
آگئے تھے۔ اس حوالہ سے ہم یہ
سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ حضرت
مریمؑ بھی ان کے ہمراہ تھیں۔"

(اعمال فلپ کے لئے ملاحظہ ہو۔ اپوکرفل
نیو ٹسٹامنٹ از ایم آر جیمس صفحہ ۴۴۳)

(۶)

رابرٹ گریوز و لیشوعا پوڈرو۔ دو یورپی سکالرز
نے اپنی دو کتابوں میں ثابت کیا ہے کہ واقعہ
صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ پارتھیا میں آگئے تھے
آپ کے بعض شاگرد بھی پارتھیا میں چلے آئے۔
انجیل میں ہے کہ پطرس نے بابل سے مغربی کلیسیا
کو خط لکھا۔ الفاظ یہ ہیں:۔

"تمہارے ساتھ کی برگزیدہ خاتون
جو بابل میں ہے اور میرا فرزند
مرقس تم کو سلام کہتے ہیں۔"

(۱ پطرس نمبر ۱۳/۵)

"برگزیدہ خاتون" سے مراد کیا حضرت مریم نہیں
یہ امر قابل غور ہے۔

(۷)

مصر کے آثار سے قبطی اناجیل ملی ہیں۔ ان میں
فلپ کی انجیل بھی شامل ہے۔ انجیل فلپ میں لکھا
ہے کہ:۔

"یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ حضرت
مسیحؑ صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔"

پھر لکھا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تین مریم نامی خواتین ہمہ وقت
حضرت مسیح کے ساتھ رہیں۔
ایک مریم۔ آپ کی والدہ
ایک مریم مگدلینی۔ آپ کی رفیقہ حیات
اور ایک مریم۔ آپ کی بہن۔"
(انجیل فلپ شائع کردہ ہارپر اینڈ رو)

(۸)

اس کے بعد حضرت مریم کا ذکر ہمیں بلادِ شرقیہ کے لٹریچر میں ملتا ہے۔ قرونِ اولیٰ میں توما کی ہندوستان کی تبلیغی مہمات پر ایک کتاب لکھی گئی جس کا نام "اعمالِ توما" ہے۔ یہ کتاب ایڈیسہ کی سُریانی کلیسیا میں مرتب ہوئی اور اب یونانی میں ملتی ہے۔ اس میں ایک طویل سریانی نظم کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ لکھا ہے کہ یہ نظم ہندوستان میں مقدس توما کے عیسائی بڑی عقیدت سے پڑھا کرتے۔ اس نظم میں استعارات کے پردوں میں "خاتونِ مشرق" کا ذکر ہے۔ نظم میں اشارہ ہے:

"سرزمینِ مشرق میں وادیان(?) کی
بلندیوں پر بادشاہوں کا بادشاہ
"خاتونِ مشرق" اور ثانوی درجہ
پر فائز ایک بھائی سرپرآرائے
حکومت ہیں۔"

(اعمال توما در کتاب اپاکرفل نیو ٹسٹامنٹ ایم۔ آر۔ جیمس صفحہ ۴۱۵-۴۱۱)

"بادشاہوں کے بادشاہ" سے مراد خدائے احکم الحاکمین ہے۔ دوسرے درجہ پر فائز حضرت مسیح ہیں۔ "خاتونِ مشرق" حضرت مریم کو کہا گیا۔ علماء کہتے ہیں کہ شاید وادیان پارتھیا تھا کوئی بات تحقیق کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

سریانی میں وادیان کے معنے سرسبز شاداب کے ہیں۔ اسی سریانی نظم میں اشارہ ہے کہ ہندوستان کے عیسائی، خاتونِ مشرق کے انجام سے واقف تھے۔ وہ جانتے تھے کہ مریم اور ابن مریم سرسبز و شاداب مقامات کی طرف روانہ ہوئے۔ قرآن حکیم میں

وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ

میں اسی حقیقت کبریٰ کا اظہار ہے۔

(۹)

حضرت مریمؑ کا آخری ذکر ہمیں کشمیر کے شمال میں صوبہ سنکیانگ کے شہر کاشغر کی قدیم روایت میں ملتا ہے۔ اس روایت کا ذکر نکولس روئرخ نے اپنی کتاب "ہارٹ آف ایشیا" میں کیا ہے۔

"روایت بتاتی ہے کہ صلیبی واقعہ
کے بعد حضرت مریم ہجرت کرکے کاشغر
میں آگئیں جہاں وہ وفات پاگئیں
کاشغر سے چھ میل کے فاصلہ پر
"مریم مزار" کے نام سے ایک مقبرہ
موجود ہے۔ یہ قبر مقدس تولہ مریم
صدیقہ کی بتائی جاتی ہے۔"
(صفحہ ۳۹)

اس قبر کے متعلق ایک روایت یہ بھی ہے کہ کاشغر کے پہلے نومسلم حکمران سلطان ستوق(?) بغرا خانی (شہید اسلام) کی بیٹی کی ہے۔

"مریم مزار سے چند میل کے
فاصلہ پر سراورل سٹین کو ایک
قدیم قبرستان بھی ملا۔ جو کہ روم
کے کیتھولک منبر کی طرز پر ہے
اسے کا مترخانہ (دیکھو ترخانہ)
کہتے ہیں یہ نسطوری عیسائیوں
کا قدیم مقبرہ ہے"

اس تاریخی شہادت سے پتہ لگتا ہے کہ مریم مزار۔ منگولہ شہزادی کا نہیں۔ بلکہ عیسائی خاتون ہے۔ مریم صدیقہ والی روایت قابلِ غور ہے۔ کاشغر میں یہودی آباد ہوئے یہاں کا ایک قبیلہ لغمان منگول دور میں بھی عیسائی تھا۔ یہ تاریخی حقائق قابلِ غور ہیں۔

اسی طرح ایک مریم مزار کوہ مری کے پنڈی پوائنٹ پر ہے اسی مزار کے نام پر اس پہاڑ کو کوہ مری کہتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کی ہمسفر تین مریم نامی خواتین تھیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے دو مزار مری اور کاشغر میں بنے ہوں۔ یہ عجیب بات ہے کہ کشمیر میں سرینگر یونیورسٹی شعبہ تاریخ کے ہیڈ نے یوز آسف کی قبر کھولنے کی تحریک چلائی ہے۔ مغرب میں حضرت مریم کی مزعومہ قبر کھول کر دیکھی گئی وہ خالی پائی گئی۔ سرینگر۔ کاشغر اور مری کی قبریں بڑے احترام سے اگر کھول دی جائیں تو یقینی طور پر صلیب ٹوٹ جائے گی کیونکہ صلیب کے کچھ ایسے شواہد نکلیں گے کہ عیسیٰ کی خدائی اور مریم کی پرستش ختم ہوکر قرآنی سچائی الم نشرح ہوجائے گی۔ اور دنیا اللہ اکبر خربت خیبر کا نظارہ دیکھیگی۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا خطاب

مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۹۷۳ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی رحمت بازار (د ب) کا اجلاس عام منعقد ہوا جس میں دارالرحمت غربی، رحمت بازار اور فیکٹری ایریا کے خدام نے شرکت کی۔ صدر مجلس محترم عطاء المجیب صاحب راشد اور مہتمم مقامی شفیق احمد طاہر صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ جس میں خدام کو اصلاح نفس تربیت اور تنظیم سے متعلق تلقین کی گئی۔ آخر میں مکرم مجید احمد عارف صاحب بلاک لیڈر نے مقررین کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس دعا کے ساتھ برخاست ہوا
(معتمد مقامی)

شکریہ احباب اور درخواست دُعا

۱۰ر نومبر ۱۹۷۳ء کی صبح ساڑھے تین بجے لندن کے ہسپتال میں میر عطاء اللہ صاحب مرحوم کے بیٹے اور میرے داماد میر مظفر پرویز کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میر مظفر مرحوم خوش اخلاق۔ پاکیزہ کردار اور خوبصورت نوجوان تھے۔ ضعیف بیوہ ماں کے اکلوتے بیٹے اور چار بہنوں کے اکیلے بھائی تھے۔ گذشتہ جنوری میں میری بیٹی سلمیٰ تبسم ایم اے سے ان کی شادی ہوئی ابھی وہ شادی ہی کی خوشیوں میں تھے کہ موت نے آلیا۔ جمعہ ۲۳ نومبر کو ان کی میت ہوائی جہاز سے کراچی پہنچی۔ جہاں نماز جمعہ کے بعد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو قبرستان میں ان کے باپ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

لندن میں میر مظفر پرویز مرحوم کی علالت کے آخری دنوں میں لندن اور انگلستان کی دوسری احمدیہ جماعتوں نے جس خلوص، محبت اور ہمدردی کا اظہار ان کی عیادت میں کیا اس کی مثال آج کے معاشرے میں کسی دوسرے طبقہ میں نہیں ملتی۔ ہسپتال میں مریض سے مل سکنے کے لئے صرف ایک گھنٹہ وقت تھا اور ایک وقت میں دو سے زیادہ آدمی مریض سے نہیں مل سکتے تھے ادھر ہسپتال کے باہر احمدی سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہوتے۔ اس پر لندن مسجد کے امام محترم بشیر احمد رفیق صاحب نے یہ نظم و ضبط اپنے ہاتھ میں لیا اور ایسا انتظام کیا کہ عیادت کو جانے والے دوست منٹ ڈیڑھ منٹ سے زیادہ عرصہ اندر نہ ٹھہریں۔ مجھے بعض غیر از جماعت دوستوں نے بتایا ہے کہ لندن کی جماعت احمدیہ نے اس موقع پر جس ڈسپلن، نظم و ضبط اور گہرے جذبہ ہمدردی کا اظہار کیا اس سے ہسپتال کا سٹاف بے حد متاثر ہوا۔

انگلستان میں مقیم بعض بزرگ میر مظفر مرحوم کے لئے کثرت سے دعائیں کرتے اور عیادت کو آتے رہے۔ ہسپتال تشریف لے جاکر ان کا حوصلہ بڑھاتے۔ محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان پاکستان آئے تو تعزیت کے لئے میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔

لندن میں اس غمناک موقع پر جماعت احمدیہ نے جو کردار ادا کیا وہ اس اسلامی معاشرہ کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ جسے قائم کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن تھا۔ اس نمونے کی اہمیت اس لئے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ ربوہ میں نہیں بلکہ دیار کفر یعنی لندن میں دیکھنے میں آیا۔

میں ان تمام بزرگان سلسلہ، دوستوں، بھائی بہنوں اور غیر از جماعت احباب اور دوسری ثقافتی انجمنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ازراہ کرم ہم سے اظہار ہمدردی فرمایا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کی بیوہ، ضعیف والدہ، بہنوں اور ہم سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق بخشے۔
(عبدالرشید تبسم ایم اے ۱۰۳ ماڈل ٹاؤن لاہور)

محترم قریشی بشیر احمد صاحب کی وفات

خاکسار کے خسر محترم قریشی بشیر احمد صاحب جو کہ محترم مولوی برکت علی صاحب لائق مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے مورخہ ۱۳/۲۳ بوقت ۱۲ بجے بعمر ۶۸ سال شیخوپورہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے ساری زندگی احمدیت کے رنگ میں گذاری مرحوم نے ایک بیوہ، چھ بچیاں اور ایک بچہ چھوڑا ہے۔ ان کا ایک بچہ مشرقی پاکستان میں دوران ملازمت شہید ہوگیا تھا۔ تین بچیاں اور ایک لڑکا ابھی قابل شادی ہیں۔

مرحوم موصی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بروز جمعہ بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد ان کی میت کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے اور ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید سعید احمد
(صدر جماعت احمدیہ وادہ برٹن(?) ضلع شیخوپورہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر تعلیمیافتہ دوست کیلئے ناگزیر کتاب

"ہومیوپیتھک علاج"

* ۱۲۰ روزمرہ امراض * ۱۳۰ ایسے ضروری ادویہ
* خواص الادویہ * تعلقات الادویہ
* علاج الامراض * نسخہ جات اکسیرات
* متفرق امور

از

راجہ محمد اسلم سجاد ایم اے

مسز سجاد ایم اے۔ بی ایچ ایم ایس

قیمت ۵/ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ہومیوپیتھک کمپنی اینڈ ڈرگ اسٹور ربوہ کے ہومیوپیتھک سٹورز سے حاصل کریں

ہومیو فارمیسی پھالیہ ضلع گجرات

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں

جائیداد۔ پلاٹس۔ کوٹھیاں اور دکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر فون نمبر ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں

المشتہر: داؤد براورز۔ آب پارہ۔ اسلام آباد۔ فون ۲۲۲۴۴

بایوکیمک ادویات اور کتب کا عظیم الشان مرکز

خالص **ہومیوپیتھک**

حیرت انگیز معلومات مجرب ادویہ اور رسالہ مفت

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

کیا آپ جانتے ہیں؟

اپنے گھر میں جگہ دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ میری کوجوگی سے نزلہ زکام پیٹ درد۔ منقہ نمی۔ دست وغیرہ کی نجات ہوگی

ملنے کا پتہ: دو اخانہ نور جاں کبیر مبارک۔ دوا خانہ تندرستی ربوہ

لحوالشافی

سردی COLD

کھانسی۔ زکام۔ بخار۔ انفلوئنزا۔ نمونیہ سرسام۔ سردرد۔ کان درد۔ بلغم کا درد۔ اعصابی اور جوڑوں کا درد وغیرہ امراض پیدا کرتی ہے

کیوریٹو CURATIVE

بفضلہ تعالیٰ فوراً ٹھنڈ کے اثر کو زائل کرکے ان شدید امراض کو منٹوں میں کم اور گھنٹوں میں ختم کردیگا

سو دوا کی ایک دوا **کیوریٹو CURATIVE**

آج ہی آزمائیے اور فوری فرق اپنے گھر میں دیکھئے۔ پیکنگ ۳/- تا ۲۵/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۰

بچت

کا یہ ننھا پودا تیزی سے بڑھے گا

اپنی بچت

قومی بچت کی اسکیموں میں لگائیے

- خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ
- نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ
- ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
- انعامی بانڈ
- پوسٹ آفس سیونگ بینک
- پوسٹل لائف انشورنس

قومی بچت

NATIONAL 2Q-H

"چھتیس سال قادیان میں"

یعنی

سوانح حیات حضرت خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی مرحوم ایڈیٹر الفضل شائع ہوگئی ہے کتاب کیا ہے تاریخ احمدیت کا ایک زریں ورق اور قادیان کے روحانی ماحول کی ایک ایسی دلآویز سرگذشت جو اگر نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔

ملنے کا پتہ: **کیپٹن ملک خادم حسین** ۱۷/۳/۲ فیکٹری ایریا ربوہ

اعلانات نکاح

میری بچی عزیزہ نصرت جمیل بی اے کا نکاح شعیب نذیر صاحب ایم اے فرزند جناب میجر محمد نذیر بھٹی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ناظم آباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مولانا سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۴ دسمبر کو پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ملک حبیب احمد خان صدر جماعت احمدیہ ناظم آباد شرقی کراچی)

۲۔ مورخہ ۱۹ فتح (۱۹ دسمبر) بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بشیر احمد اختر مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح عزیزہ نعیمہ بیگم بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ربوہ کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

مورخہ ۲۱ فتح کو بشیر احمد اختر کے بڑے بھائی محمد حسین صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دارالعلوم غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے موقع پر عالمگیر زبانوں کے اجلاس کی مختصر روداد

جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۳ء بوقت ساڑھے سات بجے شام مسجد مبارک ربوہ میں زیر صدارت مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (سابق مبلغ انگلستان) مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کا جلسہ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے ہمارے امریکن احمدی بھائی جناب عابد حنیف صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ بعدہ مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جن میں مقررین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کتب میں سے بعض اقتباسات کا ترجمہ اپنی زبانوں میں کر کے سنایا۔ مقررین کے نام اور جن زبانوں میں انہوں نے تقریریں کیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱- مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی (عربی زبان میں)
۲- مولوی محمد عثمان صاحب چینی ۔۔ چینی زبان میں
۳- منیر الاسلام صاحب انڈونیشین زبان میں اور حضرت المصلح الموعود کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" ترنم سے پڑھ کر سنائی۔
۴- عبدالرقیب ولی صاحب آف امریکہ نے "احمدیت امریکہ میں" کے عنوان پر۔
۵- ہدایت اللہ صاحب آف مغربی جرمنی نے جرمنی زبان میں اور ساتھ ہی انگریزی میں بتایا کہ احمدیت کی نعمت سے وہ کیسے متمتع ہوئے۔ قبل ازیں وہ کمیونزم اور آزاد خیال ہپیز کے گروہ میں شامل رہے بلکہ ان کے ایک رسالہ کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں)
۶- محمد انتو نور ابو یوسف آف ملائشیا نے ملایا زبان میں۔
۷- سفنی ظفر احمد آف انڈونیشیا نے میننگ زبان میں۔
۸- محمد عثمان صدیقی نے اطالوی زبان میں
۹- کیپٹن محمد عبداللہ صاحب نے برمی زبان میں
۱۰- حسن حکیم صاحب آف امریکہ نے انگریزی میں بتایا کہ انہوں نے چھ سال قبل احمدیت قبول کی اور کہا کہ میں ایک اخبار کا صحافی ہوں واپس جا کر اس سلسلہ میں لکھونگا کہ یہاں ہر چیز اور کام اسلام کے مطابق ہو رہا ہے وہ کہ میں شہر جو ڈاکٹر ڈوئی کی جائے ہلاکت تھی کے قریب کے رہنے والے ہیں۔
۱۱- الحاج عبداللہ نعیم ظفر آف امریکہ نے "امریکی احمدی اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔
۱۲- مکرم عثمان گگھوریا آف کینیا نے کریگو زبان میں۔
۱۳- عبدالباسط صاحب آف انڈونیشیا نے سنڈانی زبان میں۔
۱۴- ڈاکٹر صفی اللہ صاحب نے جاپانی زبان میں
۱۵- خیر الدین بارکر صاحب نے انڈونیشیا کی باتک زبان میں
۱۶- محمد سلیمان گگانہ آف سیرالیون نے منڈے زبان میں۔
۱۷- محمد ابراہیم بن یعقوب آف گھانا اکان زبان میں
۱۸- احمد جبرئیل سعید آف گھانا، فانٹی زبان میں
۱۹- عثمان ینانسرا آف کینیا، سواحیلی زبان میں
۲۰- عزت اولی ہوپ آف سویڈن، سویڈش زبان میں
۲۱- خلیق احمد بھنو آف ماریشس کریول ۔۔
۲۲- محمد خان سندھی زبان میں
۲۳- محمد صادق فرانسیسی زبان میں
۲۴- انیس الرحمان صاحب بنگالی نے بنگلہ زبان میں
۲۵- فضل جان خان، فجی نے، فجی زبان میں
۲۶- میاں روشن دین صاحب پنجابی زبان میں
۲۷- محمد بن صالح صاحب ملائی زبان میں
۲۸- عبدالرحیم شیریں پشتو اور فارسی زبانوں میں
۲۹- غلام محمد صاحب بلتستانی زبان میں۔
۳۰- نصیر الدین صاحب پوٹھواری زبان میں
۳۱- ریاض احمد سرائیکی ۔۔
۳۲- احمد خان ایاز صاحب نے ہنگری، پولینڈ، چیکوسلواکیہ ۔۔
۳۳- محمد منان صاحب آف ماریشس نے جلسہ قادیان کے تأثرات بیان فرمائے۔

یہ اجلاس قریباً ساڑھے دو گھنٹہ جاری رہا جس میں احباب باوجود شدت کی سردی کے انتہائی ذوق و شوق سے شامل ہوتے رہے جلسہ کے دوران صدر کے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں صاحب صدر کو جانا پڑا اس کے بعد مکرم مسعود شمیم خالد صاحب مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے آپ نے اختتامی دعا سے قبل سامعین کو تحریک جدید کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور مستورات کے لئے اولاد اور اموال کو وقف کرنے کی

احمدیہ سیکنڈری سکول کے افتتاح کے موقع پر

سیرالیون کے وزیر تعلیم کا خراج تحسین

سیرالیون کے وزیر تعلیم مسٹر جے باد تھو ولسن نے احمدیہ سیکنڈری سکول لکو پر ضلع کامبیا (سیرالیون) کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں آپ نے احمدیہ مشن کو اس ملک کی تعلیمی ترقی میں سرگرمی سے حصہ لینے پر خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ہمارے عوام کی ترقی میں مشن کی گہری دلچسپی کا اظہار اس کے تعداد پرائمری سکولوں سے ہوتا ہے جن میں طالب علموں کی تعداد ۳۵۰۰ ہے۔

وزیر موصوف نے گورنمنٹ کی اور اس ملک کے عوام کی جانب سے احمدیہ مشن کو تعلیمی کارناموں پر مبارکباد پیش کی (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

قلم دوستی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعتوں اور افراد جماعت کے درمیان باہمی ربط پیدا کرنے کے لئے جماعت کو اپنے ۱۹ اخاء ۱۳۵۲ہش بمطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۳ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ

"ایک اور بات جس کا میں اس وقت اعلان کرنا چاہتا ہوں وہ قلم دوستی ہے یہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ایک ہے جو ملک ملک کے درمیان قرب پیدا کرنے کے لئے ہیں قلم دوستی ایک منصوبہ کے تحت عمل میں آنی چاہئیے ... (غرض دنیا کے مختلف) ممالک میں رہنے والے احمدی قلم دوستی کی مجالس میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ پھر ایک منصوبہ کے ماتحت آپس میں دوستیاں قائم کی جائیں گی۔"

اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس انصار اللہ "قیادت قلم دوستی" کے نام سے مرکز میں ایک نئی قیادت قائم کی ہے۔ احمدی احباب کو حضور کے ارشاد اور منشاء کے مطابق اس سکیم میں کثرت سے حصہ لینا چاہیئے اور جو احباب (خواہ وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں) اس سکیم میں حصہ لینے کے متمنی ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ فی الفور اپنے ان کوائف سے قائد قلم دوستی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمادیں۔ نام۔ تعلیم۔ عمر۔ مکمل پتہ۔ زبان جس میں خط و کتابت کرنا چاہیں نیز دوسرے ضروری امور۔

قائد قلم دوستی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اشتہار نیلام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمانہ کٹائی میں فلنگ، کنورٹنگ اور شہیر بھیڑی شدہ تقریباً ۵۰۰ مکعب فٹ جو کہ بھکر فاریسٹ ڈویژن کی رکھ شاہ بی ڈی پی اور بھکر ڈپو نمبر ۲ میں پڑا ہوا ہے کا نیلام عام مورخہ ۹/۱/۷۴ بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر زیر دستخطی ایل ایم بلڈنگ ... میں ہوگا۔ شرائط نیلام اور تفصیل کرٹی موقعہ پر سنائی جائیں گی۔ کامیاب بولی دہندہ سے زیر نیلام کا ۱/۴ حصہ بطور بیعانہ موقع پر وصول کیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات بولی میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔ مزید تفصیلات دفتر زیر دستخطی سے کسی بھی کام کے دن دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(مہتمم جنگلات۔ حلقہ بھکر)

J.P.L-4289

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴